○

ہزاروں خواہشیں تھیں، خواب تھے، افسوس تھے، غم تھے
کہو خود کو سمجھنے کے مواقع کیا بہت کم تھے

ہماری زندگی میں روشنی تو خیر کم تھی ہی
تمہارے ساتھ چلتے تو اندھیرے بھی مقدم تھے

مرے حصے میں کچھ دکھ تو وراثت میں بھی آئے تھے
نئے رشتے بنائے تو وہاں بھی نت نئے غم تھے

https://emad-ahmad.com/

سبھی ہمزاد تھے یا آئینے ہر سمت رکھے تھے
لگا جب میلہِ غم تو ہر اک جانب ہمیں ہم تھے

بہت سے لوگ تو بس یہ تماشا دیکھنے آئے
کہ کیا ہم آج بھی اپنے ارادوں میں مُسلّم تھے

ترے چہرے پہ کچھ سالوں میں اتنی جھریاں کیوں ہیں
انوکھے روگ تھے تیرے کہ میرے درد مدھم تھے

عماد اب کے فصیلِ شب پہ اپنی غم گُساری کو
کئی چہرے، کئی لمحے، کئی صدمے، کئی نم تھے

https://emad-ahmad.com/